’ہمیں بھی زہر دے دیں‘

ضلع کوٹلی کے رڑ نامی گاؤں کی تنویر بی بی کے شوہر سن دو ہزار چار سے لاپتہ ہیں۔ انہوں نے اپنے شوہر محمد شمیم کی بازیابی کے لئے پاکستان کے زیر انتظام کشمیر کی ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی ہے اور جی ایچ کیو میں درخواست دی ہے جس میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اُن کے شوہر آئی ایس آئی کی تحویل میں ہے۔

تنویر بی بی نے کہا ’گیارہ ستمبر سن دو ہزار چار کو خفیہ ادارے کے دو اہلکار ہمارے گھر آئے۔ انہوں نے اپنا تعارف صوبیدار رضوان اور حوالدار انجم کے طور پر کرایا اور انہوں نے میرے شوہر کو کہا کہ آپ سے کام ہے اور آپ ہمارے ساتھ کینٹ پوسٹ تک چلیں۔ لگ بھگ ڈھائی سال ہوگئے وہ گھر واپس نہیں آئے اور ہمیں کوئی علم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں۔ میں اتنا جانتی ہوں کہ وہ خفیہ فوجی ادارے کے پاس ہے۔ میرے شوہر کے غائب ہونے کے پندرہ دن بعد بیٹا پیدا ہوا۔ میرے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

’میں بے سہارا عورت ہوں۔ ہمارا کوئی کمانے والا نہیں ہے۔ میرے سسر کی ٹانگ بارودی سرنگ کے باعث ضائع ہوگئی ہے۔ میرا جیٹھ جو فوج میں تھا دوران ڈیوٹی لاپتہ ہوگیا ہے اور میرا بھائی خفیہ ادارے کی تحویل میں ہے۔ میں بھیک مانگ کر اور لکڑیاں بیچ کر بچوں کا پیٹ پال رہی ہوں۔ میں اپنے بچوں کو ایک وقت کی روٹی دے پاتی ہوں اور تین وقت وہ بھوکے رہتے ہیں۔ گاؤں میں کچھ لوگوں نے میری مدد کی اور کچھ قرض لیا اور وکیل کو رٹ کے لئے پیسے دیئے۔ لیکن عدالتوں میں بھی ہماری شنوائی نہیں ہے۔

میرا شوہر کوئی قابل اعتراض کام نہیں کرتا تھا۔ میں کہتی ہوں اس کا قصور بتاؤ اور اس کو میرے سامنے گولی ماردو ورنہ ہمیں اذیت نہ دو۔ میرا گھر لائن آف کنڑول پر ہے اور اس کی چھت بھی آدھی

گری ہوئی ہے۔ میں اس گھر میں اپنے بچوں کے ساتھ اکیلی رہتی ہوں اور خفیہ ادارے کے اہلکار رات کو ہمارے گھر پر دستک دیتے ہیں اور میں اور میرے بچے خوفزدہ ہوتے ہیں اور روتے ہیں۔

ادھر ال او سی کے دوسری طرف سے بھارتی فوجی ہمیں تنگ کرتے ہیں، ہم کدھر جائیں؟ پریشانیوں کے باعث صحت خراب ہو رہی ہے، بچے بھوکے مر رہے ہیں۔ ان کو پڑھا نہیں سکتی، وہ بیمار ہوں تو علاج نہیں کرا سکتی۔ میرے شوہر کو چھوڑ دو ورنہ میں اپنے بچوں سمیت اپنے آپ کو آگ لگادوں گی۔ میں حکام بالا سے اپیل ہی کر سکتی ہوں کہ وہ میرے شوہر کو چھوڑ دیں ورنہ ہمیں بھی زہر دے دیں یا گولی مار دیں۔